آئی ٹی کہانی

کمپیوٹرائزڈ گھر

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

امی! میری کتاب کہاں ہی؟'' جہانگیر نے اپنی امی کو آواز دے کر پوچھا۔''

''وہیں رکھی ہوگی میز پر...'' امی نے جواب دیا۔ ''اچھی طرح دیکھو۔''

نظر نہیں آرہی ہی۔ کافی دیر سے تلاش کر رہا ہوں۔'' جہانگیر نے غصے سے کہا ''نہ جانے ہمارے گھر میں اس قدر '' ''بدنظمی کیوں ہی۔ ہر چیز بے جگہ پڑی رہتی ہی۔ ضرورت کے وقت ملتی ہی نہیں۔

میں تمہاری ماں ہوں کوئی کمپیوٹر نہیں ہوں کہ ادھر بٹن دبایا اور ادھر کام ہوگیا۔'' امی نے ناگواری سے کہا ''تم لوگ '' ''ہر چیز ادھر ادھر ڈالتے ہو... خود سلیقے کا مظاہرہ نہیں کرتی۔

یہ اس گھر کا روزانہ کا معمول تھا۔ کبھی کتابیں غائب ہو جاتیں کبھی اخبار غائب ہو جاتی۔ کبھی پتلون غائب ہو جاتی تو کبھی قمیض... یہی حال رومال اور موزوں کا بھی تھا۔ کافی سوچ بچار کے بعد جہانگیر نے اپنے سر عدنان سے مشورہ کیا۔ وہ کمپیوٹر کی کلاس لیتے تھی۔ سر عدنان نے جہانگیر کو بتایا کہ وہ اپنے گھر کو کمپیوٹرائزڈ کر لی۔

گھر کو کمپیوٹرائزڈ کر لوں؟ مگر کیسے سر؟'' جہانگیر سر عدنان کی بات سن کر ہکابکا رہ گیا۔ ''بہت آسان طریقہ '' ہی۔'' سر عدنان نے اسے بتایا ''پہلے یہ کرو کہ ہر کتاب، قلم یا دیگر چیز کو ایک نمبر دے دو بلکہ یہ کوڈ نمبر اس کے اوپر لکھ کر چپکا دو۔ اس کے بعد ان تمام نمبروں کا اندراج کمپیوٹر کے اندر اسی طرح کر لو کہ پہلے اس کتاب یا چیز کا نام لکھو اس سیکشن میں B سیکشن میں ہوں گی۔ تمام قمیض A کے بعد اس کا کوڈنمبر اینٹر کردو اور اسی کے آگے سیکشن لکھ دو مثلاً کتابیں اور اس طرح C - B - A سیکشن میں درج کر دو۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے گھر کی الماریوں میں C ہوں گی اور تمام پتلونوں کو بہت سے سیکشن مخصوص کردو جن میں درج شدہ چیز کو رکھ دیا جائی۔ اگر کبھی کوئی چیز غائب ہو جائے تو کمپیوٹڑ میں جا کر پہلے اس کا کوڈ نمبر دیکھو پھر سیکشن نمبر دیکھو اس کے بعد اسے مذکورہ سیکشن میں تلاش کرو۔ وہ چیز آسانی سے مل ''جائے گی۔

سر عدنان کی بات سن کر جہانگیر کو حیرت تو بہت ہوئی مگر چونکہ یہ ایک انوکھا آئیڈیا تھا اس لئے اسے پسند آیا۔

جہانگیر نے وہ پورا ہفتہ گھر میں اس طرح گزارا کہ خاموشی کے ساتھ گھر کی ہر چیز کو ایک کوڈ نمبر دیتا رہا اور ان سب کا اندراج کمپیوٹر میں کرتا رہا۔ اس کی امی نے اسے کئی بار یہ سب کرتے دیکھا تو چاہا کہ اس سے پوچھیں کہ وہ کیا کر رہا ہے مگر پھر وہ خاموش ہوگئیں۔ جہانگیر پوری تندہی سے اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔ کمپیوٹر میں اندراج کا کام مکمل کرنے وغیرہ کاٹ کر چپکا دیئے اور اس طرح C - B - A کے بعد اس نے الماریوں کے خانوں پر انگریزی کے بڑے بڑے حروف مختلف سیکشن بنا دیئی۔

امی، ابو اور جہانگیر کے چھوٹے بہن بھائی بھی بڑی حیرت سے یہ سب دیکھ رہے تھی۔ ان میں سے کسی کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہی۔ اگر کبھی کسی نے جہانگیر سے اس بارے میں کچھ پوچھنا چاہا تو وہ ٹال گیا۔

ایک روز جہانگیر اپنی امی کے پاس بیٹھا تھا کہ اس کا چھوٹا بھائی منہ بسورتا ہوا وہاں آیا اور اس نے اپنی امی سے ''کہا ''امی میری ہیری پورٹر کی نئی والی کتاب نہیں مل رہی ہی۔ کافی دیر سے تلاش کر رہا ہوں مگر مل ہی نہیں رہی ہی۔

ابھی جہانگیر کی امی کچھ کہنے والی ہی تھیں کہ جہانگیر فوراً بول اٹھا:

''ادھر آئو میرے ساتھ... میں اپنے کمپیوٹر کی مدد حاصل کر کے تمہاری کتاب تلاش کرتا ہوں۔''

‘ ‘ کمپیوٹر کی مدد؟‘‘ اس کی امی حیرت سے بولیں، ’’بھلا کمپیوٹر کو کیا معلوم کہ اس کی کتاب کہاں ہی؟

امی! یہ کمپیوٹر نہیں 21 ویں صدی کا جن ہی۔ یہ ہمارا دوست بھی ہے اور مخلص ساتھی بھی یہ سمجھ لیں کہ یہ الہ ’’ دین کے چراغ والا جن ہی۔‘‘ جہانگیر نے فخریہ کہا۔

میں کچھ سمجھی نہیں بیٹا!‘‘ جہانگیر کی امی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔’’

ادھر آئیے میرے ساتھ... میں آپ کو دکھاتا ہوں کہ یہ کیسے کام کرتا ہی۔‘‘ جہانگیر نے کہا اور اپنی امی کو ساتھ لے ’’ کر اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کا کمپیوٹر رکھا تھا۔ اس نے کمپیوٹر آن کیا اور ایک فائل کھولی تو اس پر اس کے گھر کے اور اسی طرح بہت سے D - C - B - A کمروں کے نقشے سامنے آگئی۔ ان سب کمروں مین مختلف خانے بنے ہوئے تھے جن پر حروف لکھے ہوئے تھی۔ اس کا چھوٹا بھائی اور اس کی امی حیرت سے ان نقشوں اور خانوں کو دیکھ رہی تھیں۔ پھر جہانگیر نے ہیری پورٹر کا نام ٹائپ کیا تو فوراً اس کتاب کا نام سامنے آگیا جو اس کے ابو نے اس کے چھوٹے بھائی کو لا کر دی تھی۔ کو کلک کیا تو پتا چلا کہ اس کے آگے لکھا ہے تیسری A-13 اس نے A-13 اس کتاب کے سامنے ایک نمبر لکھا تھا۔ سیکشن کی تیسری لائن کے چوتھے A سیکشن میں رکھی تھی اس کا کوڈ نمبر 13 تھا اور یہ A لائن...چوتھا خانہ...گویا یہ کتاب خانے میں رکھی تھی۔

لکھا ہی۔ اس کی تیسری لائن کے چوتھے خانے میں رکھی A جائو اور جا کر اس الماری کو چیک کرو جس پر’’ ہوگی۔‘‘ جہانگیر نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا تو وہ حیرت سے اسے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ امی اب تک جہانگیر کو ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے انہیں اس کی دماغی صحت پر شک ہو۔ جہانگیر ان کی نظروں کا مطلب سمجھ رہا تھا مگر اس نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی کی واپسی کا منتظر تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیری پورٹر کی کتاب لیے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ خوش بھی تھا اور حیران بھی۔

بھائی جان! آپ نے یہ سب کیسے کیا؟ مجھے بھی بتائیی۔‘‘ اس نے آتے ہی پوچھا تو جہانگیر آہستہ آہستہ اسے سب ’’ سمجھانے لگا کہ اس نے یہ سب کیسے کیا ہے اور یہ کہ اب ان کا پورا گھر ہی کمپیوٹرائزڈ ہی۔ اس میں کونسی چیز کہاں ہی... اسے کہاں ہونا چاہیے سب طے شدہ ہے اور سب کو کمپیوٹر میں درج کر دیا گیا ہی۔ اگر کوئی چیز اپنی جگہ نہیں ہوتی تو کمپیوٹر کو دیکھ کر اسے اس کی مقررہ اور طے شدہ جگہ رکھا جاسکتا ہی۔

بیٹا! مگر میں تم سے کہوں کہ تولیے کہاں رکھے ہیں تو...‘‘ جہانگیر کی امی نے اس سے سوال کیا تو جہانگیر نے ’’ ان کا سوال مکمل ہونے سے پہلے بتا دیا کہ تولیے کس الماری کے کس خانے میں رکھے ہوئے ہیں۔

اور مرچیں کہاں ہیں؟ دھنیا کہاں ہیں؟‘‘ امی نے پوچھا تو جہانگیر نے بتایا کہ مرچیں کہاں ہیں، ہلدی، دھنیا، سفید ’’ زیرہ، دال، چاول اور چینی کہاں رکھی ہیں اسی طرح اس نے ابو کے شیونگ کے سامان آفٹر شیولوشن اور پرفیوم کے بارے میں بھی بتا دیا کہ وہ کہاں ملیں گی۔یہ سب لوگ حیرت کے عالم میں باتیں کر رہے تھے کہ ابو کمرے میں داخل ہو گئی... وہ اتنی خاموشی سے آتے تھے کہ کسی کو ان کی آمد کا پتا نہیں چل سکا۔ ویسے بھی یہ سب اپنی باتوں میں بالکل کھوئے ہوئے تھی۔ ابو بھی خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہی۔ پھر اچانک وہ بولے تو سب اُچھل پڑی۔

جہانگیر بیٹی! کل صبح میری دکان پر آجانا۔ وہاں بھی بڑی بدنظمی ہی۔ میں چاہتا ہوں کہ اسی انداز سے تم اسے بھی ’’ ’’کمپیوٹرائزڈ کر دو جس طرح تم نے گھر کو کیا ہی۔ اگر میری دکان میں بھی ڈسپلن قائم ہو جائے تو مزہ آجائی۔

’’ضرور ابو... اس کمپیوٹر نے تو سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔ آخر یہ 21ویں صدی کی زبان جو ہی۔’’

یہ بات تم نے کسی سے سنی ہی؟‘‘ ابو نے حیرت سے پوچھا تو جہانگیر نے انکل حنیف کالیا کا نام بتایا اور ابو سر ہلا ’’ کر رہ گئی۔

****